O

راز مضمر تھا فنائے جسم و جان و مال میں
زندگی ہم نے تلاشا تیرے خدوخال میں

کُھل رہے ہیں کُن کے کچھ اسرار میرے قلب پر
ربط واضح ہو رہا ہے منفرد اشکال میں

ایک نقطہ پا رہا ہوں ماضی و فردا کے بیچ
آج تھوڑی دیر مجھ کو چھوڑ دو اِس حال میں

ہم تو مستقبل کے امکانات میں مصروف تھے
فلسفی تھے، پھنس گئے ہیں کس طرح احوال میں

تم کہو تم تو ہمارے محرم و غمخوار تھے
کب پھنسا، کیسے پھنسا دل آپ اپنے جال میں

https://emed-ahmad.com/

زخم سِل جاتے ہیں، کھُل جاتے ہیں، سِل جاتے ہیں پھر
آپ مِل جاتے ہیں پھر سے سال میں، دو سال میں

اس قدر مایوسیوں کے بعد اک امیدِ نو
ہم برہنہ پا کھڑے ہیں اس کے استقبال میں

دل سے پڑھتا ہوں درودِ پاک اُنﷺ کے ذکر پر
اک یہی نیکی ہے میرے نامہِ اعمال میں

لطف و مستی ہے نہ سرشاری ہے پہلے سی کوئی
اب وفا پھندا لگے ہے، دل لگے بھونچال میں

مَیں سراسر سوچ ہوں اور وہ سراپا دل عماد
پھنس گئے دونوں ہی فکر و دل کے اس جنجال میں

https://emad-ahmad.com/